بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. NO. L. 5254

فون نمبر ۹۴ ۔ تار کا پتہ : ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

یوم چہار شنبہ خطبہ نمبر ۲۰

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۲۵ ذوالحجہ ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۳۰ ہجرت ۱۳۴۱ھ ۳۰ مئی ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۲۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

—— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ——

ربوہ ۲۹ مئی بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کو ضعف اور بے چینی کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی علالت

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت ۲۷ مئی کی رات سے بہت ناساز ہے۔ آپ کی صحت کے متعلق تفصیلی اطلاع صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک اہم ارشاد کی تعمیل

اور

احباب جماعت کا فرض

(محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

آج سے قریباً سات سال قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو ایک نہایت اہم امر کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اس خاص امر کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضور نے جماعت کی آئندہ ترقی اور سلسلہ کے وسعت پذیر کاموں کی بطریق احسن انجام دہی کو اس کے ساتھ وابستہ قرار دیا تھا۔ حضور نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا

"اب ہماری جماعت کا کام اس قدر بڑھ گیا ہے کہ جب تک تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ کی آمدنیں پچیس پچیس لاکھ تک نہ پہنچ جائیں اس وقت تک سلسلہ کے کام خوش اسلوبی سے نہیں چل سکتے۔"

میں یہ نہیں کہتا کہ احباب جماعت اور مقامی جماعتوں کے عہدہ داروں نے حضور کے اس ارشاد کی طرف توجہ نہیں دی۔ اس میں شک نہیں کہ احباب حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کی طرف متوجہ ہوئے اور ضرور ہوئے اور اس کے ایک حد تک نتائج بھی رونما ہوئے لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ احباب نے پوری اور کامل توجہ کا حق ادا نہیں کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بالعموم حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اُن خطوط پر کام کرنے کی کوشش نہیں کی گئی جن خطوط پر کام کرنے کی حضور نے تلقین فرمائی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خاصا طویل عرصہ گزرنے کے باوجود بھی ہم تا حال منزل سے دور ہی نہیں بلکہ بہت دور ہیں۔ اس کے ثبوت میں میں صدر انجمن احمدیہ کی آمدنی کے بعض اعداد و شمار پیش کر کے احباب جماعت کو اُن کے فرض کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ حضور کے اس ارشاد سے قبل یعنی ۱۹۵۴-۵۵ء میں صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں کی وصولی کی میزان ۸,۹۰,۶۸۸ روپیہ تھی۔ حضور کے مذکورہ بالا ارشاد کے بعد احباب جماعت کے ایک حد تک توجہ دینے کے نتیجہ میں اس میں سال بہ سال اضافہ ہونا شروع ہوا اور بالآخر ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء کو ختم ہونے والے سال میں ان چندوں کی میزان اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۴,۹۲,۰۶۵ روپیہ تک پہنچ گئی۔ یہ ایزادی خوشکن ضرور ہے لیکن اسے کسی صورت بھی اطمینان بخش قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اگر غور کیا جائے تو یہ ہمارے لئے محض خوشی کا ہی نہیں بلکہ ایک لحاظ سے فکر کا بھی مقام ہے۔ ہر ایزادی خواہ وہ کتنی ہی قلیل کیوں نہ ہو ہمارے لئے خوشی کا موجب ہونی چاہیئے۔ چنانچہ اس ایزادی پر بھی ہم خوش ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتے ہیں۔ لیکن اگر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مقرر فرمودہ منزل کو ملحوظ رکھا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مقررہ منزل تک پہونچنے کے لئے ہمیں جتنا فاصلہ طے کرنا تھا ہم ابھی اس کے نصف تک بھی تو نہیں پہونچے۔

حضور فرماتے ہیں کام اس قدر بڑھ گیا ہے کہ جب تک آمدنی پچیس لاکھ تک نہ پہونچے وہ خوش اسلوبی سے انجام پا ہی نہیں سکتا۔ اگر حضور کے اس ارشاد کے بعد سات سال کے عرصہ میں ہم ابھی نصف منزل تک پہونچنے میں بھی کامیاب نہیں ہوئے تو اس کے صاف معنے یہ ہیں کہ نہ صرف گزشتہ سات سال سے کام ادھورا چلا آ رہا ہے بلکہ اگر ہم نے اپنی رفتار کو تیز نہ کیا تو خدانخواستہ ابھی اور ایک لمبے عرصہ تک یہ کام ادھورا ہی رہے گا۔ چونکہ یہ صورت حال حضور کے لئے فکر اور پریشانی کا موجب تھی۔ اس لئے حضور نے گزشتہ سے پیوستہ سال مجلس مشاورت میں نمائندگان کے نام جو پیغام ارسال فرمایا اس میں اس صورت حال پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

"مجھے افسوس ہے کہ باوجود اس کے کہ متواتر کئی سال سے میں جماعت کو توجہ دلا رہا ہوں کہ اسے اپنی آمد کا بجٹ پچیس لاکھ تک پہنچانا چاہیئے ابھی تک ہماری جماعت نے اس طرف پوری توجہ نہیں کی حالانکہ ہمارے سپرد جو عظیم الشان کام کیا گیا ہے۔ اس کے لحاظ سے

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی اے ۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

۲۵ لاکھ ہی نہیں بلکہ ۲۵ کروڑ کا بجٹ بھی ہماری تبلیغی ضروریات کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔"

حضور نے اس پیغام میں آمدنی میں خاطرخواہ اضافہ نہ ہونے کی وجوہات پر بھی روشنی ڈالی اور پھر اس کے ازالہ کے طریقوں کو بھی واضح فرمایا اور اس طرح احباب جماعت کے لئے وہ راہ متعین فرمائی جس پر چل کر وہ مالی قربانی کے ضمن میں اپنے فرائض کو کماحقہ ادا کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ حضور نے آمدنی میں خاطرخواہ اضافہ نہ ہونے کی سب سے بڑی اور اہم وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جہاں تک مَیں سمجھتا ہوں ہمارے بجٹ کی کمی میں بڑا دخل نادہندوں کا ہے جو سلسلہ میں شامل ہونے کے باوجود اخلاص کی کمی کی وجہ سے مالی قربانیوں میں حصہ نہیں لیتے۔ اسی طرح وہ لوگ جو مقررہ شرح کے مطابق چندہ نہیں دیتے یا بقایوں کی ادائگی میں سستی سے کام لیتے ہیں ان کی غفلت بھی سلسلہ کے لئے نقصان کا موجب ہو رہی ہے۔ پس مَیں تمام امراء اور سیکرٹریان جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں روحانی اور تربیتی اصلاح کے ساتھ ساتھ نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کے بارے میں اپنی ذمہ واری سمجھنی چاہیئے۔ تاکہ ان میں بھی قربانی کا جذبہ پیدا ہو اور وہ بھی اپنے دوسرے بھائیوں کے دوش بدوش اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے ثواب میں شریک ہو سکیں۔"

حضور نے اس خامی کے ازالہ کے لئے جماعتوں کے بجٹ صحیح خطوط پر مرتب کرنے کی اہمیّت پر بہت زور دیا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں حضور کا ارشاد یہ ہے کہ:۔

"جماعتوں کے بجٹ خیالی طور پر یہاں بیٹھے مقرر نہ کئے جائیں بلکہ محصل ان جماعتوں میں جائیں اور تفصیل لکھیں کہ فلاں جماعت میں اتنے افراد فلاں فلاں ہیں اور ان کی یہ یہ آمدنی ہے پھر اس آمدنی پر ایک آنہ فی روپیہ کے حساب سے چندہ تجویز کیا جائے سوائے اس کے کہ کوئی ممبر یہ کہے کہ مَیں آنہ فی روپیہ چندہ نہیں دے سکتا۔ اس کے متعلق لکھا جائے کہ فلاں آدمی کہتا ہے کہ میں ایک آنہ فی روپیہ ماہوار چندہ نہیں دے سکتا اس کے سوا شخص آمدنی کی فہرست میں کوئی نوٹ نہ ہو۔ یا اگر کوئی ایک آنہ فی روپیہ سے زیادہ حصہ یا وصیت کی رقم ادا کرتا ہو تو اس کے متعلق نوٹ دیا جائے ...... بجٹ ہر جماعت کا ایک آنہ فی روپیہ کے لحاظ سے ہی بنے اور جو اس سے کم دینے کی استطاعت رکھتے ہوں وہ کم دیں مگر انہیں خیال رہے کہ اس کمی کو پورا کرنا ہے پس ہر جماعت کا بجٹ ایک آنہ فی روپیہ کے لحاظ سے ہو اور سارے کے سارے افراد کے لحاظ سے ہو خواہ وہ دہندہ ہوں یا نادہندہ"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۰ء صفحہ ۱۰۴ و صفحہ ۱۰۵)

اگر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس ہدایت پر پورے تعہّد کے ساتھ کماحقہ عمل کیا جاتا تو یقیناً آج سے بہت پہلے ہی صدر انجمن احمدیہ کی آمد کا بجٹ ۲۵ لاکھ روپے سے بڑھ گیا ہوتا۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ بعض جماعتوں کا طرز عمل یہ ہے کہ جن نادہندگان سے انہیں کوئی امید نہ ہو وہ ان کے نام سرے سے اپنے بجٹوں میں شامل ہی نہیں کرتیں۔ اس طرح جو لوگ شرح سے کم چندہ دیتے ہیں ان کی اس کوتاہی کو ظاہر کرنے کی بجائے چھپانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ایسے اشخاص کی صحیح آمدنی بجٹوں میں درج کرنے کی بجائے ان کی اتنی کم آمد ظاہر کی جاتی ہے کہ خطرناک حد تک کوتاہ اندیش ہونے کے باوجود بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ با شرح چندہ دینے والے ہیں۔ اس طرح تخفیف شرح کے متعلق نہ مرکز سے منظوری حاصل کرنے کی ضرورت رہ جاتی ہے اور نہ ہی ایسے احباب کی اصلاح کے لئے کوئی قدم اٹھایا جا سکتا ہے۔ نادہندوں اور بے شرح چندہ دینے والوں کے متعلق بعض مقامی کارکنوں کا یہ غلط طرز عمل جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایات کے صریح خلاف ہے ہمارے چندوں کی خاطرخواہ ترقی کی راہ میں روک بنا ہوا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ کو ۲۵ لاکھ تک پہنچانے سے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل کے لئے اس طرز عمل کی اصلاح ازبس ضروری ہے۔ تمام جماعتوں کی یہ نہایت اہم ذمہ واری ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایات کی روشنی میں صحیح خطوط پر اپنے اپنے بجٹ بنائیں اور پھر ان کے مطابق ہی چندوں کی وصولی کے لئے انتھک جدوجہد کریں۔ اگر اس بارہ میں جماعتیں اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں تو یقیناً بہت قلیل عرصہ میں ہم صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ کو پچیس لاکھ روپے تک پہنچا کر حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل کے فرض سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔

پس میں اپنے مخلص بھائیوں سے پُرزور اپیل کرتا ہوں کہ اب جبکہ صدر انجمن احمدیہ کا نیا سال شروع ہوا ہے۔ وہ صحیح خطوط پر اپنی اپنی جماعتوں کے بجٹ بنائیں اور پھر اسے پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ آئیں ہم اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ کام شروع کریں تا ہم حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشاء کو پورا کر کے اللہ تعالےٰ کی رضا کو حاصل کر سکیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور ہماری ناچیز کوششوں میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

مَیں اپنی اس اپیل کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ایک اہم ارشاد پر ختم کرتا ہوں۔ اگر احباب حضور کے اس ارشاد کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس پر کماحقہ عمل کریں تو صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ دیکھتے ہی دیکھتے پچیس لاکھ سے کئی گنا زیادہ بڑھ سکتا ہے حضور فرماتے ہیں:۔

"جماعت احمدیہ بے شک چندے دیتی ہے لیکن صحابہ والا انفاق اور تھا وہ تو کوشش کر کے اپنے اوپر غربت لاتے تھے۔ جب تک اس طرح انفاق نہ ہو ترقی ممکن نہیں ہوا کرتی .... اصل انفاق وہ ہے جو طبعی ہو اور اس میں کسی شہرت وغیرہ کا خیال نہ ہو۔ جو انفاق طبعی ہوگا ظاہر ہے اس کے لئے طبیعت کو ابھارنا نہیں پڑیگا۔ بلکہ اس کے ظہور کو بعض دفعہ روکنے کی ضرورت محسوس ہوگی۔ پس وہی انفاق اصل انفاق ہے جو طبعی ہو نہ یہ کہ نفس پر خرچ کرنا تو طبعی ہو اور خدا کے راستہ میں خرچ کرنے کے لئے دوسرے کے کہنے کی ضرورت ہو۔ جب جماعت احمدیہ میں یہ مادہ پیدا ہو جائے گا اور انہیں اپنے آپ پر خرچ کرنے کے لئے تو نفس پر بوجھ ڈالنا پڑے گا اور دین کی راہ میں خرچ کرنا طبعی تقاضا نظر آئے گا۔ تب ان کے لئے ترقیات کے راستے کھلیں گے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۴۸۱ و صفحہ ۴۸۲)

خاکسار:- مرزا ناصر احمد

صدر۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا نمائندگانِ جماعت سے اہم خطاب

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قریب ترین عرصہ میں اپنے چندوں میں غیر معمولی اضافہ کرنے کی کوشش کریں

دینی تعلیمی اور تربیتی کاموں کی وسعت کے پیش نظر ہمیں بہت سے مزید اخراجات کی ضرورت ہے

ہمارا موجودہ بجٹ ہماری بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا نہیں کرسکتا

فرمودہ ۱۹ اپریل ۱۹۴۶ء بمقام قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹ اپریل ۱۹۴۶ء کو قادیان میں مجلس مشاورت کا افتتاح کرتے ہوئے جو بصیرت افروز تقریر فرمائی تھی اس کا ابتدائی حصہ الفضل مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۶۲ء میں شائع کیا جا چکا ہے اب اسی تقریر کا ایک اور ضروری حصہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے یہ تقریر صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تربیت جماعت کی ترقی کیساتھ نہایت گہرا تعلق رکھتی ہے اور جو قوم اس کو نظر انداز کر دیتی ہے وہ اپنی ہلاکت اور بربادی کا سامان آپ مہیا کرتی ہے۔ میں نے اس غرض کے لئے کہ

جماعت کا تربیتی پہلو

مضبوط ہو انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی جماعتیں قائم کی ہیں اگر ان جماعتوں کو مضبوط کر لیا جائے تو تربیت کا حصہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت حد تک مکمل ہو جاتا ہے آپ لوگوں کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ جنگ کے بعد سے اس وقت تک ہم

دو درجن سے زیادہ مبلغ

بیرونی ممالک میں بھجوا چکے ہیں چنانچہ اس وقت انگلستان میں ۱۲۔ اٹلی میں ۳ شمالی امریکہ میں ۲ جنوبی امریکہ میں ایک مغربی افریقہ میں بارہ ایسٹ افریقہ میں دو فلسطین میں ۲۔ ایران میں ایک۔ سماٹرا جاوا میں ۶ اور مارشیس میں ایک مبلغ ہے یہ کل ۴۲ مبلغ ہوئے مگر یہ لوگ آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں میں نے بہت غور کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے کہ ہمیں کم سے کم بیرونی ممالک میں مندرجہ ذیل تعداد میں اپنے مبلغین رکھنے چاہئیں۔

۱۔ سیرالیون میں ۱۲ جن میں سے ۵ موجود ہیں۔
۲۔ گولڈ کوسٹ میں ۶ " " ۲ " "
۳۔ نائیجیریا میں ۱۲ جن میں سے ۳ موجود ہیں
۴۔ سوڈان میں ۲ کم سے کم ایک ضرور جانا چاہیئے
۵۔ ایران میں ۴ جن میں سے ۲ موجود ہیں۔
۶۔ فلسطین میں ۴ جن میں سے ۳ موجود ہیں۔ اور ایک جانے کے لئے تیار ہے ۷۔ ایبے سینیا اور اریٹیریا میں ۴ (۸) ٹانگانیکا میں ۶۔ (۹) نیروبی میں ۶ (۱۰) یوگنڈا میں ۶۔ (۱۱) سماٹرا میں ۶۔ (۱۲) جاوا میں ۶ (۱۳) بورنیو میں ۲ (۱۴) ملایا میں ۴ جن میں سے ایک موجود ہے۔ (۱۵) برما میں ۴ (۱۶) فجی میں ۲ (۱۷) ٹرینیڈاڈ میں ۲

۱۸ انگلستان میں چھ جن میں سے تین جا چکے ہیں
۱۹۔ فرانس میں چار جن میں سے ۲ جا چکے ہیں
۲۰۔ سپین میں ۴ جن میں سے ۲ جا چکے ہیں
۲۱۔ جرمنی میں ۴ جن میں سے ۲ جا چکے ہیں
۲۲۔ ہالینڈ میں ۲ جن میں سے ایک جا چکا ہے
۲۳۔ اٹلی میں چار جن میں سے تین جا چکے ہیں
۲۴۔ شام میں ۲۔ (۲۵) عراق میں ۲
۲۶۔ سیلون میں ۲ (۲۷) مارشیس میں ۲
(۲۸) یونائیٹڈ سٹیٹس میں ۶۔ (۲۹) برازیل میں ۳
(۳۰) ارجنٹائن میں ۲ جن میں سے ایک موجود ہے
(۳۱) دیگر جنوبی سٹیٹس میں ۲ (۳۲) میکسیکو میں ۲
(۳۳) کینیڈا میں ۲ (۳۴) سویڈن ناروے میں ۲
(۳۵) یونان میں ۲ (۳۶) البانیہ میں ۲
(۳۷) فلپائن میں ۲ (۳۸) چین میں ۶
(۳۹) عدن میں ایک۔

یہ ساری تعداد ۱۵۲ بنتی ہے

ان میں سے ۴۲ مبلغ باہر بھیجے جا چکے ہیں اور باقی مبلغ ابھی تیار ہونے والے ہیں ان تمام مبلغین کے لئے بہت زیادہ اخراجات کی ضرورت ہے اسی طرح ہمیں ان کارخانوں کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے جو جاری کئے گئے ہیں یا جاری کئے جانے والے ہیں ان تجارتی اداروں کو پھیلانے کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے جو مختلف مقامات پر قائم کئے جانیوالے ہیں پھر تربیت کی نگرانی کے لئے بھی روپیہ کی ضرورت ہے اور

تعلیمی کاموں کی وسعت

کے لئے بھی بہت سے اخراجات کی ضرورت ہے ان سارے کاموں کو مدنظر رکھتے ہوئے حوصلہ اور دلیری کے ساتھ منزل مقصود کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے جماعت کو ہمیشہ آگے ہی آگے اپنا قدم بڑھانا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ اس کا قدم سست ہو جائے اور وہ کامیابی کی منزل پر پہنچتے پہنچتے رہ جائے ہماری جماعت کے وہ نمائندے جو سب کمیٹی بیت المال میں شامل ہیں ان کو اس امر کی طرف خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ان تمام ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے آمد و خرچ کا بجٹ تیار کریں دوسری طرف میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ موجودہ بجٹ ہماری ضروریات کو پورا نہیں کرسکتا

ہمارا موجودہ بجٹ

۱۳ لاکھ ساٹھ ہزار ۹ سو تین روپیہ کا ہے اگر سندھ کی زمینوں اور سلسلہ کے کارخانوں کا بجٹ بھی شامل کر لیا جائے تو یہ پندرہ لاکھ کا بجٹ بن جاتا ہے اگر تحریک جدید کے چندے اور تحریک جدید کے کارخانوں اور زمینوں کی آمد بھی شامل کر لی جائے تو وہ دس لاکھ تک پہنچ جاتی ہے پندرہ لاکھ وہ اور دس لاکھ یہ ۲۵ لاکھ کا بجٹ ہوا مگر میں نے جو سکیم بنائی ہے اس کے لئے ۲۵ لاکھ کا بجٹ کسی صورت میں بھی اکتفا نہیں کرسکتا درحقیقت بچت دو تین لاکھ سے زیادہ نہیں باقی سب روپیہ لگا ہوا ہے اور دو تین لاکھ روپیہ کسی صورت میں بھی ہماری ضروریات کو پورا نہیں کرسکتا ہمارے لئے ضروری ہے کہ قریب ترین عرصہ میں ہم انجمن کے بجٹ کو ۲۵ لاکھ تک پہنچا دیں اسی طرح تحریک جدید کے بجٹ کو بھی قلیل ترین عرصہ میں ۲۵ لاکھ تک پہنچا دیں اگر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید دونوں کا مجموعی بجٹ ہم پچاس لاکھ تک پہنچا دیں تو وہ سکیم جو میں نے بیان کی ہے پوری ہو سکتی ہے اس کے بغیر اس سکیم کے پورا ہونے کی کوئی صورت نہیں پس دوستوں کو خصوصیت سے اس طرف توجہ سے کام لینا چاہیئے اور جلد سے جلد اس روپیہ کی فراہمی کی کوشش کرنی چاہیئے،

ایک سکیم دیہاتی مبلغین کی بھی ہے

مگر اس کا بجٹ بھی نہیں رکھا گیا حالانکہ پچاس کے قریب طالب علم پڑھ رہے ہیں اور پندرہ مبلغ اپنے کام پر لگے ہوئے ہیں مگر وہ پندرہ مبلغ جو اپنے کام پر لگے ہوئے ہیں ان کے اخراجات تو بجٹ میں شامل کر لئے گئے ہیں اور باقی پچاس جو پڑھ رہے ہیں اور عنقریب مختلف دیہات میں تبلیغ کے لئے مقرر کئے جانیوالے ہیں ان کا بجٹ صدر انجمن احمدیہ نے نہیں رکھا اگر سو دیہاتی مبلغ ہمارے مدنظر ہوں اور فی کس تبلیغی لٹریچر اور گذارہ اور آمد و رفت کے اخراجات کو مدنظر رکھتے ہوئے ۷۵ روپیہ ماہوار خرچ رکھا جائے تو یہ ساڑھے سات ہزار روپیہ ماہوار یا ایک لاکھ روپیہ سالانہ بن جاتا ہے اگر سو کی بجائے پچاس پر ہی انحصار رکھا جائے تب بھی پچاس دیہاتی مبلغین کے لئے پچاس ہزار روپیہ سالانہ خرچ کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ تعداد ابھی کچھ بھی نہیں ۶۵ مبلغ تین چار حلقوں میں بھی صحیح طور پر کام نہیں کرسکتے میرے نزدیک اس سکیم کو بھی بڑھا کر دیہاتی مبلغین کو ایک ہزار تک پہنچانے کی ضرورت ہے لیکن اگر فی الحال اس کو جانے بھی دو اور

ایک سو ۱۰۰ مبلغین کا اندازہ

رکھو تب بھی ایک لاکھ روپیہ سالانہ کی دو تین سال کے اندر اندر ہمیں صرف دیہاتی مبلغین کے لئے ضرورت ہوگی اسی طرح کالج کی ترقی کے لئے جو سکیمیں زیر غور ہیں اگر ان کو بھی مدنظر رکھا جائے تو ایک دو لاکھ اور رقم بڑھ جائے گی پھر اگر دوسری سکیمیں جو میں نے بیان کی ہیں ان کو مدنظر رکھا جائے تو تین چار سال میں ہمیں تین چار لاکھ روپیہ سالانہ کی اور ضرورت پیش آ جائے گی اسی لئے میں نے ریزرو فنڈ کی مضبوطی کی جماعت کو متعدد بار تاکید کی ہے اور صدر انجمن احمدیہ کو بھی اس طرف بار بار توجہ دلائی ہے جو نقد روپیہ کی صورت میں ریزرو فنڈ جمع ہے وہ بہت کم ہے میں نے ہدایت کی تھی کہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ کے حساب سے ریزرو فنڈ جمع کیا جائے چنانچہ اب تک اس فنڈ میں ۶ لاکھ سے زائد روپیہ جمع ہو چکا ہے

اس سال کے بجٹ میں

میں نے ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ ریزرو فنڈ میں رکھنے کی ہدایت کی ہے اگر صدر انجمن احمدیہ نے

میری ہدایات کے مطابق کام کیا تو چند سال کے بعد اس روپیہ سے ہم بہت سے مفید کام خدا تعالیٰ کے فضل سے سرانجام دے سکیں گے لیکن جس شکل میں بجٹ بنایا گیا ہے میں کہتا ہوں کہ صدر انجمن احمدیہ غالباً اتنا روپیہ ریزرو فنڈ میں جمع نہیں کر سکیگی اس لئے ہمارے لئے ... سوائے اس کے اور کوئی صورت نہیں کہ ہم اپنی

آمد کو بڑھانے کے ذرائع

پر غور کریں۔ ناظر صاحب بیت المال نے بتایا ہے کہ ہماری آمد میں ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ کا اضافہ ہوا ہے مگر چونکہ جنگ کے ختم ہو جانے کی وجہ سے اب آمد کم ہو جانے کا خطرہ ہے اور وہ ہزاروں آدمی جو فوج میں ملازم تھے اور جن کو سو سو روپیہ ماہوار ملتا تھا اب وہاں سے فارغ ہونیوالے ہیں اور بعض تو ایسی صورت میں فارغ ہوں گے کہ اپنے ماں باپ پر بوجھ بن جائینگے اس لئے ہمیں خطرہ ہے کہ آئندہ ہم اپنی آمد کے معیار کو پوری طرح نہ قائم رکھ سکیں گے سوائے اس کے کہ تبلیغ پر زور دیا جائے اور نئے لوگ جماعت میں شامل کئے جائیں یا وہ جو چندہ نہیں دیتے انھیں تحریک کی جائے کہ وہ بھی چندہ دیں اس کے علاوہ ہمارے پاس آمد بڑھانے کا اور کوئی ذریعہ نہیں اگر ان ذرائع سے کام لے کر ہماری آمد میں اضافہ ہو جائے اور ہم ۶۲، ۶۳ ہزار آمد پیدا کر لیں تو دوسری طرف ہمیں یہ بھی مدنظر رکھنا چاہئیے کہ صدر انجمن احمدیہ کے مختلف صیغہ جات کی طرف سے ۴۷ ہزار روپیہ کا مختلف اخراجات کے لئے مطالبہ کیا جا رہا ہے اس طرح ایک لاکھ ۸۰ ہزار جو ریزرو فنڈ میں رکھا جانے والا تھا اس میں ۴۷ ہزار روپیہ کی کمی ہو جائے گی اور ایک لاکھ ۳۳ ہزار روپیہ رہ جائے گا اور چونکہ بجٹ میں بعض اور بھی زیادتیاں ہیں اگر ان کو بھی مدنظر رکھا جائے تو

اس کے معنی یہ ہوں گے

کہ ہم ایک لاکھ تین ہزار روپیہ یا اس کے قریب قریب جمع کر سکیں گے اور یہ کوئی اچھی رفتار نہیں عام طور پر قاعدہ ہے کہ صدر انجمن احمدیہ بعض دفعہ دوران سال میں ایک لاکھ تک کی زیادتیوں کا مطالبہ کر دیتی ہے اگر اگلے سال بھی ایسا ہی کیا گیا گو میں نے منع کیا ہے کہ ایسا نہ کیا جائے تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ ہمیں فائدہ ہونے کی بجائے ۲۵، ۳۰ ہزار روپیہ کا نقصان برداشت کرنا پڑیگا پس بجٹ پر بہت زیادہ غور اور فکر کی ضرورت ہے اگر سلسلہ کی آمد کو نہیں بڑھایا جا سکتا تو اخراجات کم کرنے چاہئیں۔"

خریداران الفضل سے خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

(مینیجر الفضل)

ربوہ میں دار الیتامیٰ کا قیام

مخیر احباب امداد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں،

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

جیسا کہ دوستوں کو علم ہے گزشتہ مجلس مشاورت میں ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی مال لاہور کی تحریک پر فیصلہ ہوا تھا کہ ربوہ میں قادیان کی طرح ایک دار الیتامیٰ قائم کیا جائے تاکہ جماعت کے یتیم اور نادار بچے اس دار الیتامیٰ میں قیام کر کے جماعتی نگرانی کے ماتحت تعلیم پا سکیں اور ان کی تربیت کا بھی تسلی بخش انتظام ہو سکے اور ملک صاحب موصوف نے اس کی ابتدائی امداد کے لئے اپنی طرف سے دو ہزار روپے کا گرانقدر چندہ پیش کرنے کے علاوہ دیگر متفرق امداد کا بھی وعدہ کیا تھا۔

چنانچہ میری تجویز کے مطابق عزیز میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ نے مجلس مشاورۃ میں اس ادارے کی نگرانی منظور کی اور وہ اب ملک عبد اللطیف صاحب کی مدد کیساتھ اس کے ابتدائی انتظامات کی تیاری اور تکمیل میں مصروف ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان دونوں عزیزوں کو ثواب دارین سے نوازے اور ان کا حافظ وناصر ہو۔ دوستوں کو یاد ہوگا قادیان میں یہ ادارہ دار الشیوخ کے نام سے ہمارے ماموں حضرت میر محمد اسحاق صاحب مرحوم کی زیر نگرانی قائم تھا جن کے نیک اوصاف اور خدمت دین کی یاد اب تک مخلصین جماعت کے دلوں کو گرماتی ہے اور خود ملک عبد اللطیف صاحب بھی اسی ادارے کے ایک ہونہار اور وفادار فارغ التحصیل ہیں۔

پس اب جبکہ احمدیت کے بطل جلیل حضرت میر محمد اسحاق صاحب مرحوم کے قائم کردہ ادارے کی یاد تازہ کی جا رہی ہے تو جماعت کے مخیر احباب کا فرض ہے کہ اسے کامیاب بنانے میں دل کھول کر چندہ دیں اور جماعت کے یتیموں کی تعلیم وتربیت میں حسب توفیق حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

اسلام نے یتامیٰ کی خدمت اور تربیت پر بہت زور دیا ہے حتیٰ کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

"انا وکافل الیتیم کھاتین"

"یعنی میں اور یتیموں کی کفالت کرنیوالا قیامت کے دن اس طرح ہوں گے جس طرح کہ میرے ہاتھ کی یہ دو انگلیاں ایک دوسرے کے ساتھ پیوست ہیں۔"

ویسے بھی تعلیم وتربیت کے عدم انتظام کی وجہ سے جماعت کے یتیم بچوں کا ضائع جانا ایک بھاری قومی نقصان ہے کیونکہ عین ممکن ہے کہ ان گدڑیوں میں کوئی لعل پوشیدہ ہوں۔

پس دوستو آگے آؤ اور اس مفید اور ضروری ادارے کے قیام اور استحکام میں مدد دیکر قیامت کے دن رسول پاک کی رفاقت کا رتبہ پاؤ اور جماعت کے قدم کو آگے بڑھانے میں مدد دو کہ اس سے بڑھ کر ایک مومن کے لئے کوئی اور نعمت اور کوئی اور خدمت نہیں۔

مجھے بتایا گیا ہے کہ گو یہ ادارہ بنیادی طور پر صرف یتیموں کی کفالت کے لئے قائم کیا جا رہا ہے مگر اس میں حسب گنجائش ایسے نادار اور غریب بچے بھی داخل کئے جا سکیں گے جو یتیم تو نہیں مگر ہونہار ہیں اور نادار اور بے سہارا ہونے کی وجہ سے ان کے لئے تعلیم وتربیت کا کوئی انتظام نہیں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کار خیر میں حصہ لینے والوں کو بہترین اجر سے نوازے اور کام کرنیوالوں کو بھی بہترین رنگ میں جماعت کے یتامیٰ کی خدمت کی توفیق دے۔

یہ چندہ افسر صاحب امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام آنا چاہیئے اور رقم بھجواتے ہوئے یہ صراحت کر دی جائے کہ یہ رقم دار الیتامیٰ کی امداد کے لئے ہے مزید خط وکتابت عزیز میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ کے ساتھ کی جائے جو اس دار الیتامیٰ کے نگران اعلیٰ ہوں گے اور ممکن ہے کہ وہ نقد امداد کے علاوہ اس ادارے کی امداد . . . . . . کے لئے بعض اور رستے بھی تجویز کر سکیں بہرحال دو قسم کی امداد کی ضرورت ہوگی۔ ایک وقتی امداد تاکہ ابتدائی اخراجات کے ذریعہ دار الیتامیٰ قائم کیا جا سکے اور دوسرے مستقل امداد جس کے ذریعہ طلباء کے خورد ونوش اور کتب وغیرہ کا انتظام کیا جائیگا ان دونوں کی تفصیل پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ بہتر بتا سکیں گے اور مجھے یقین ہے کہ اگر وہ اپنے والد بزرگوار کی طرح سوچ بچار سے کام لیں گے تو امداد باہمی کے طریق پر کئی رستے کفایت کے نکل آئیں گے اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۶/۵/۶۲)

فوری امداد کی ضرورت

(از مکرم داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ڈیرہ غازی خاں میں آتشزدگی کی وجہ سے ۶۰ جھونپڑیاں جل گئیں ساکنین کا تمام غلہ اور اثاثہ نذر آتش ہو گیا۔ جس کی وجہ سے یہ لوگ بہت مصیبت میں ہیں میں مجالس خدام الاحمدیہ سے خصوصاً اور دیگر احباب سے عموماً ان مصیبت زدگان کی امداد کے لئے درخواست کرتا ہوں۔ صاحب مقدرت احباب نقدی اور پارچات وغیرہ سے ان احباب کی امداد کی طرف توجہ فرمائیں امدادی سامان اور نقدی خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے نام بھجوا دی جائے جہاں سے متعلقہ افراد کو بھجوا دی جائے گی۔

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ محترم استانی کرم بی بی بنت مولوی گلاب دین صاحب رہتاسی مرحوم جو کہ موصی اور صحابیہ ہیں عرصہ چھ ماہ سے سخت بیمار ہیں اور کمزوری حد سے زیادہ ہو گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(ملک عبد الواحد عبد اللہ خیبر وفشمر رہتاس ضلع جہلم)

زمیندارہ مجالس انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کے ایسے اراکین جو زمیندار طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں عموماً اپنے چندہ جات فصل ربیع کے آنے پر یکمشت ادا کرتے ہیں امید ہے ایسی مجالس کے عہدیداران اور اراکین کو اس کا خیال ہوگا اور ان کے چندہ جات جون کے آخر تک ضرور پہنچ جائیں گے مرکز بطور یاددہانی ان کی توجہ اس طرف مبذول کر رہا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

اعلان نکاح

میرے سب سے چھوٹے بیٹے کیپٹن نسیم احمد۔ اے، ایم۔ سی کا نکاح پانچ ہزار روپیہ مہر پر منیرہ خالدہ، بی ایس سی۔ بی ٹی بنت چوہدری محمد صادق صاحب ریٹائرڈ۔ ایس ڈی۔ او۔ لاہور کے ساتھ مولوی شمس الدین خان صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور نے ۲۹ اپریل کو ڈاکٹر محمد رمضان صاحب کی کوٹھی پر پشاور میں پڑھا۔ جماعت کے تمام احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ طرفین اور تمام جماعت کے لئے برکات کا موجب بنائے۔

خاکسار خانصاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ۔ کوئٹہ

مقام خاتم النبیین کی عظمت

از مکرم مولوی محمد دین صاحب ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

آخری قسط

اسی طرح آپ کی امت پر فضل کبیر کیا ہے؟ یہی کہ آپ کی طفیل آپ کی امت کو وہ خطابات۔ مدارج اور انعامات عطا فرمائے جو سابقہ امتوں کو عطا نہیں فرمائے گئے۔ ان میں سے سب سے بڑا انعام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کامل مظہر بننا ہے۔ جو کہ کامل اتباع کا نتیجہ ہے۔ اور جو آیت قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ میں کئے گئے وعدہ کے ایفاء کے انتہائی کمال کو ظاہر کرتا ہے۔ اس آیت سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے انتہائی محبت ایک امتی کو انتہائی محبوب الٰہی بنا دیتی ہے۔ اور ایسی محبت نبی کے سوا اور کس سے ہو سکتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ آپ کی انتہائی محبت جس سے بڑھ کر محبت ممکن نہ ہو۔ اطاعت میں کمال پیدا کر کے نبوت کے مقام تک پہنچا سکتی ہے۔ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک خواب سے اس کی تشریح ہوتی ہے آپ فرماتے ہیں:۔

"اسی اثناء میں خواب دیکھا کہ لوگ ایک محیی کی تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اس نے کہا ھذا رجل یحب رسول اللہ یعنی یہ وہ آدمی ہے۔ جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرط اعظم اس عہدہ کی محبت رسول ہے۔ سو وہ اس شخص میں متحقق ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۰۲-۵۰۳)

یہ انعام ایسا ہے جو نہ پہلے کسی امت کو ملا۔ اور نہ آئندہ ملے گا۔

امت کی ہدایت کا ذریعہ

خدا تعالیٰ کے عطا کردہ القاب اور خطابات دنیوی بادشاہوں کے خطابات کی طرح بے معنی نہیں ہوتے۔ خدا تعالیٰ کو اگر امت محمدیہ میں نبوت کا مقام عطا کرنا ہے۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہوگا کہ ایسا شخص سخت گمراہی کے زمانہ میں امت کو اس گمراہی سے نجات دینے کے لئے آئیگا اور جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ آخری زمانہ میں گمراہی کا سخت زور ہوگا۔ جسے دور کرنے کے لئے امت کو ایسے صاحب کمال مرد کی ضرورت ہوگی۔ یہ کتنا بڑا فضل ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی قوت کے ذریعے اس امت پر کیا جائے گا۔ کیا یہ فضل کبیر نہیں؟ اس فضل کبیر کا ہی اثر ہے۔ کہ جو خدشہ آیت ولئن شئنا الآیۃ میں ظاہر کیا گیا تھا۔ یعنی یہ کہ آپ کی وحی سابقہ نبیوں کی وحی کی طرح ظاہری اور معنوی ہر لحاظ سے ناپید ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ پہلے انبیاء کی وحی ختم ہو چکی ہے۔ سورہ احزاب کی آیت میں اس کا ازالہ کر دیا۔ یعنی یہ کہ خدا تعالیٰ اپنی رحمت سے ایسا نہیں ہونے دیگا۔ یہ خدا تعالیٰ کے اس فضل کبیر کا نتیجہ ہے۔ جو آنحضرت پر خدا تعالیٰ نے کیا۔

آپ کی وحی کی حفاظت ظاہری کا وعدہ آیت انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون (حجر رکوع ۱) میں کیا گیا ہے چنانچہ قرآن شریف ہزار ہا انقلابات زمانہ کے باوجود اب تک ویسے کا ویسا ہی موجود ہے۔ جیسا کہ نزول کے وقت تھا۔ یہ ایسی حفاظت ہے جس کا اقرار یورپ کے مستشرقین نے بھی کیا ہے۔

آپ کی وحی کی معنوی حفاظت جبکہ سخت گمراہی پھیل جائے گی۔ جس کا اشارہ لا یبقی من القرآن الا رسمہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اسی فضل کبیر کی بدولت ہی ہوگی جو آپ پر اور آپ کی امت پر کیا گیا ہے یعنی خدا تعالیٰ آپ کے خطاب خاتم النبیین اور سراج منیر کے زیر اثر آپ کو ایک بیٹا عطا فرمائے گا۔ جو روحانی لحاظ سے مرد کامل اور بدر کامل ہوگا جو اس انتہائی گمراہی کو دور کرنے اور قرآن شریف کی معنوی حفاظت کا موجب ہوگا۔ قرآن شریف رسماً تو پہلے ہی محفوظ تھا۔ اب معناً بھی محفوظ ہو جائے گا۔ اور وہ تمام غلط خیالات اور گمراہ کن اور گندے حواشی جو اس پر چڑھائے گئے تھے۔ اور جنہوں نے مسلمانوں کی روحانی اور قوت عملیہ کو سلب کر دیا تھا مٹا دئے جائیں گے۔ بہت کچھ مٹا رہے ہیں اور جلد ہی باقی بھی مٹ جائیں گے۔ اور خدا تعالیٰ کے کلام کا منور اور حسین چہرہ پھر دنیا کو دکھا دیا جائے گا

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

اور اس طرح وہ ایمان جو ثریا پر چلا گیا تھا۔ واپس مسلمانوں کے قلوب میں داخل کر دیا جائیگا اور اس طرح وہ قوم جو مردہ ہو رہی تھی پھر مسیحی انفاس کی برکت سے زندہ ہو کر خدا تعالیٰ کے انعامات کی وارث بن جائے گی۔ اور اس طرح یحیی الدین ویقیم الشریعۃ کی پیشگوئی پوری ہوگی۔ لیکن کیا یہ سب نتائج بغیر قربانی اور جد و جہد کے حاصل ہو جائینگے۔ ہرگز نہیں اسی لئے مومنین کو بشارت دینے والی آیت کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ولا تطع الکٰفرین والمنٰفقین ودع اذٰھم وتوکل علی اللہ وکفی باللہ وکیلا (سورۃ احزاب رکوع ۶)

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ کفار اور منافقین کوشش کریں گے کہ کسی طرح اے مخاطب تو خدا تعالیٰ کے رستہ کو چھوڑ کر ان کے رستے کو اختیار کرے مگر تجھے ان کی اطاعت نہیں کرنی چاہیئے وہ تجھے دکھ دیں گے۔ لیکن تو ان کے دکھ دینے کی پرواہ کر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کیونکہ اللہ تو ہی کارساز ہونے کے لحاظ سے کفایت کریگا امت کے لئے تین الفاظ رحمت۔ فضل کبیر اور وکیل استعمال کئے گئے ہیں۔ یہی الفاظ ولئن شئنا الآیۃ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی استعمال کئے گئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ امت پر جو انعامات ہو رہے ہیں۔ وہ آپ کے ہی طفیل سے ہیں۔ ولئن شئنا والی آیت میں ثم لا تجد لک بہ علینا وکیلا آیا تھا۔ یعنی یہ کہ اگر ہم وحی کو واپس لے جائیں تو اے رسول تو ہمارے مقابلہ میں اپنے لئے کوئی کارساز نہ پائے گا۔ لیکن سورۃ احزاب والی آیت میں فرمایا وکفی باللہ وکیلا۔ مطلب یہ کہ اس خطرہ کا کوئی امکان نہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ خود فی الحقیقت وکیل بنے گا اور کفار اور منافقین کے مقابل پر اس کی حمایت کافی ہے۔ وہ لوگ اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے ہاں ایذا دے سکتے ہیں دیتے رہیں۔ آخر خدا تعالیٰ کی کارسازی سے وہ مخالفت وغیرہ بھی مٹ جائے گی۔

یہ ہے مقام خاتم النبیین کا کمال اس عظمت، رفعت اور اس کے عظیم الشان نتائج پر نظر کر کے خدا تعالیٰ کے فضلوں کا جتنا بھی شکر کیا جائے اور اس کے احسانات کے لئے جتنی تسبیح و تحمید کی جائے کم ہے۔ اور پھر جتنا بھی اس کامل و اکمل اور صاحب عظمت و شان رسول پر درود بھیجا جائے۔ ناکافی ہے اب اگرچہ امت محمدیہ مخالفت کے اٹھائے ہوئے گرد و غبار کے بادلوں کی وجہ سے اس سراج منیر کے پُر شوکت و شان نور کو پورے طور پر دیکھنے سے قاصر ہے۔ لیکن امید ہے کہ یہ بادل خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک دن چھٹ جائیں گے۔ اور آپ کے صحیح عاشق آپ کے جلوہ کو صفائی کے ساتھ دیکھیں گے اس وقت وہ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح شان کو پہچان کر آپ پر قربان ہو ہو جائیں گے۔ اور پھر فخر کے ساتھ آپ کے روحانی کمالات کو غیروں کے سامنے پیش کریںگے اس طرح غیر قومیں بھی اس نور کی طرف کشاں کشاں چلی آئیں گی۔ جس طرح پروانے شمع کی طرف کھچے چلے آتے ہیں اور اس وقت دنیا میں ایک ہی رسول ہوگا اور ایک ہی امت۔

ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔
اللھم صل علی محمد وعلی اٰل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی اٰل ابراھیم انک حمید مجید
واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

شکریہ احباب و درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ مرحومہ کی وفات پر بہت سے دوستوں۔ عزیزوں اور رشتہ داروں کی طرف سے ہمدردی کے خطوط اور تاریں موصول ہوئی ہیں۔ چونکہ فرداً فرداً سب کا جواب دینا قدرے مشکل ہے۔ اس لئے بذریعہ اخبار الفضل ان سب احباب کا جنہوں نے والدہ صاحبہ مرحومہ کے لئے دعائیں کی ہیں اور تعزیت کی ہے۔ دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں کہ آئندہ بھی والدہ مرحومہ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ (خاکسار ڈاکٹر (میجر) سراج الحق خان تونغی اور کوئٹہ)

درخواست دعا:۔ مکرم مرزا نذیر احمد صاحب واقف زندگی ناصر آباد و خادم (سندھ) کے سارے بچے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہو گئے تھے۔ صاحب مالک بیرون کے فنڈ میں -/۵ روپے بطور صدقہ ادا فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ تین بچوں کو اللہ تعالیٰ نے صحت عطا فرمائی ہے۔ بلکہ میرے بڑے لڑکے عزیزم مختار احمد کو دوبارہ ٹائیفائیڈ کا حملہ ہو گیا ہے۔ قارئین دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرزا صاحب موصوف کے لڑکے کو جلد از جلد شفا دے۔

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام احمدی بچوں کی دینی معلومات کا انعامی مقابلہ

ہر شخص جانتا ہے کہ کوئی قوم اس وقت تک کامرانی کا منہ نہیں دیکھ سکتی جب تک کہ اس کی نئی پود بڑوں کی قائمقام بننے کی پوری طرح اہل نہ ہو۔ یہ اہلیت محنت اور توجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اس امر کا اہتمام کیا تھا کہ ہر سال اپنی نگرانی میں پندرہ سال تک کے اطفال کا ایک انعامی مقابلہ منعقد کیا جائے اور اول و دوم آنے والے اطفال کو علی الترتیب ایک سال کی پوری اور نصف فیس بطور انعام پیش کی جائے اس انعامی مقابلہ کے انعقاد سے مقصد یہ تھا کہ ہمارے اطفال میں دینی معلومات حاصل کرنے کا شوق پیدا ہو اور وہ شروع سے ہی جماعتی ذمہ داریوں کو سنبھالنے کے لئے تیار کئے جائیں۔ بچوں کو دینی معلومات بہم پہنچانا اور ان کو جماعتی مسائل سے آگاہ کرنا ان کے والدین اور دوسرے سرپرستوں کا فریضہ ہے مقامی انصار پر بھی ایک حد تک اس کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

یہ انعامی مقابلہ گذشتہ کئی سال سے ہو رہا ہے۔ لیکن دیکھا گیا ہے کہ اس میں زیادہ تر مقامی اطفال ہی حصہ لیتے ہیں۔ بیرونجات کے اطفال بہت کم اس میں شمولیت اختیار کرتے ہیں۔ اس طرز عمل سے انعامی مقابلہ کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر جگہ کے انصار اور جماعت کے دوسرے عہدہ دار اپنے اپنے مقام پر بچوں کو نصاب کی تیاری کروائیں اور مقابلہ کے وقت جماعتی رنگ میں ان کو مرکز میں بھجوایا جائے تاکہ صحیح مقابلہ کی روح پیدا ہو۔ اس کا ایک فائدہ یہ ہوگا کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں بچے مرکز میں جمع ہوں گے اور مقابلہ میں شرکت کے علاوہ انشاء اللہ انصار کے روح پرور اجتماع اور مرکز میں حاضری کی برکات سے مستفید ہوں گے اور ان میں جماعتی نظام اور جماعتی کاموں سے زیادہ دلچسپی اور وابستگی پیدا ہوگی۔

یہ مقابلہ ہر سال انصار اللہ کے اجتماع کے موقعہ پر ہوتا ہے۔ اس سال اس مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل نصاب تجویز کیا گیا ہے۔

۱۔ نبراس المومنین اور چالیس جواہر پارے

۲۔ احمدیت سے متعلق عقائد، مسائل اور تاریخی معلومات

۳۔ پاکستان سے متعلق تاریخی اور جغرافیائی معلومات

۴۔ تبلیغ بیرون پاکستان و جماعتی ادارہ جات کے متعلق معلومات

نوٹ:۔ اس مقابلہ میں نو سے چودہ سال تک کی عمر کے بچے شامل ہو سکتے ہیں۔

تمام عہدیداران جماعت اور انصار سے گذارش ہے کہ اس کام کو معمولی سمجھ کر نظر انداز نہ کریں۔ بچوں کی تعلیم و تربیت اہم جماعتی ذمہ داری ہے۔ اس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ہر جگہ ابھی سے ایسا انتظام کیا جائے کہ بچے وقت پر اس نصاب کو مکمل کر سکیں اور زیادہ تعداد میں مقابلہ کے لئے حاضر ہوں۔ بلکہ ایسا انتظام ہمیشہ رہنا چاہیئے تاکہ سال بہ سال یہ کام باقاعدگی سے جاری رہے۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور کماحقہٗ ادا کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین ثم آمین

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

شرح چندہ انصار اللہ

گذشتہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی مجلس شوریٰ میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ آئندہ انصار اللہ اپنی آمد کا دو پیسہ فی روپیہ چندہ مجلس ادا کیا کریں۔ اکثر مجالس نے اس فیصلہ کے مطابق ہی اپنے بجٹ بھجوائے ہیں۔ لیکن بعض اراکین پرانی شرح کے مطابق ہی ادائیگی کر دیتے ہیں۔ زعماء کرام سے درخواست ہے کہ وہ تمام اراکین کو شرح سے اچھی طرح واقف کر دیں۔ اور نئی شرح کے مطابق ہی اراکین سے وصولی کریں۔ چندہ کی کم از کم حد تین روپے سالانہ یا پچیس پیسے ماہوار ہے

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضروری اعلان

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت چک ۹۶ گ ب صریح ضلع لائلپور کی رسید بک $\frac{6567}{31\text{-}3\text{-}62}$ گم ہو گئی ہے۔ کوئی دوست رسید بک مذکورہ پر کسی قسم کا چندہ ادا نہ کریں۔

(ناظر بیت المال)

"اس زمانہ میں اسلام کی اشاعت کیلئے ہمیں کروڑوں روپیہ کی ضرورت ہے" (ارشاد حضرت المصلح الموعود)

اگر جماعت کا ہر فرد تحریک جدید کے مالی جہاد میں مقدور بھر قربانی کرے۔ تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہم اپنے مقدس امام کی آواز پر یقیناً اشاعت اسلام کے لئے کروڑوں روپیہ پیش کر سکتے ہیں۔ پس سب سے پہلے آپ اپنا محاسبہ فرمائیے۔ کیا آپ نے اپنے محبوب امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے وعدہ تحریک جدید پیش کر دیا ہے؟ اگر پیش کر دیا ہے تو کیا وہ آپ کی مالی حیثیت سے کچھ مناسبت رکھتا ہے؟

کوئی مخلص احمدی جو جلد از جلد تمام دنیا کے دلوں پر سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حکومت دیکھنے کا متمنی ہے۔ معیار سے گری ہوئی قربانی پر قناعت نہیں کر سکتا سو معیاری قربانی پیش کیجئے۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ تحریک جدید کی مالی قربانیوں کا کیا معیار ہے؟ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے مختلف ارشادات سے جو اقل ترین معیار ثابت ہوتے ہیں وہ درج ذیل ہیں:۔

(۱) وعدہ دفتر اول کم از کم ماہانہ آمد کے نصف یعنی سالانہ آمد کے چوبیسویں حصہ تک ہونا چاہیئے۔

(۲) وعدہ دفتر دوم کم از کم ماہانہ آمد کے ساتویں حصہ تک ہونا چاہیئے

پس ان امور کی روشنی میں اپنے وعدہ کا محاسبہ فرمائیے۔ اور اسے معیار تک لانے کے لئے جس قدر اضافہ کی ضرورت ہو۔ اس سے تو دفتر ہذا کو مطلع فرما دیجئے۔ پھر دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم کس طرح شامل حال رہتا ہے۔

بگو شیدائے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

(وکیل المال اول تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ)

دعائے مغفرت

۱۔ حضرت قریشی محمد شفیع صاحب مرحوم اوورسیر بھیرہ جو صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پوتا قریشی نجم الدین بعمر تقریباً ۱۳ سال بعد نماز جمعہ مورخہ $\frac{18\text{-}5}{62}$ کو نہر میں نہاتے ہوئے ڈوب گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے اپنا چندہ نماز سے قبل ادا کیا۔ دینی کاموں میں بے حد دلچسپی لیتا تھا۔ جماعتیں جنازہ غائب پڑھ کر مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ قریشی صاحب کے خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحوم قریشی غلام احمد صاحب کلرک محکمہ انہار لائلپور کے بھتیجے اور قریشی احمد شفیع صاحب گھی ایجنٹ کے صاحبزادے تھے۔

(عبد الرحمٰن امیر ضلع جماعت احمدیہ میانوالی)

۲۔ میری لڑکی محمودہ اختر عمر ۱۷ سال $\frac{12\text{-}5}{62}$ کو فوت ہو گئی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اسے جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمادے اور اس کا نعم البدل عطا کرے۔

۳۔ میرے نسبتی بھائی رحیم بخش صاحب قریباً ڈیڑھ ماہ بیمار رہ کر بعمر $\frac{67}{65}$ سال مورخہ $\frac{27}{28}$ مئی ۱۹۶۲ء کی درمیانی شب موضع احمد نگر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ تین لڑکیاں اور دو لڑکے چھوڑے ہیں۔ مرحوم کی لڑکیاں لڑکوں سے بڑی ہیں۔ بڑی لڑکی کی عمر $\frac{13}{12}$ سال ہے اور سب سے چھوٹے لڑکے کی عمر ڈیڑھ دو سال ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ان سب کی بہتری کے سامان پیدا فرمائے اور ان کو صبر جمیل عطا کرے۔ اور مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین (محمد علی جوہر آف لائلپور)

پتہ مطلوب ہے

مولوی غلام احمد صاحب راشد جہاں کہیں ہوں اپنے پتہ سے نظارت ہذا کو اطلاع دیں اگر کسی دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو مطلع فرمائیں۔ ناظر امور عامہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۴۷۹۔ نصیر احمد ولد ڈاکٹر احمد دین صاحب قوم شیخ قانونگو پیشہ طالب علمی عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چارکول ڈپو خوش حال داس اسٹریٹ میکلوڈ روڈ کراچی ۱ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ جنوری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں تعلیم حاصل کرتا ہوں اور مجھے ماہوار ستر روپے وظیفہ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اسکے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی فقط ۲۲ جنوری ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد شیخ نصیر احمد۔ گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۴۸۰۔ میں امۃ الحمید بنت عبد القاسم صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵۲۷/۱-۱ سعود آباد کالونی کراچی ۲۴ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ جنوری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔

۱۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ½ تولہ
۲۔ ہار طلائی ایک عدد وزن ۱ تولہ
۳۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد وزن ¼ تولہ

جملہ وزن ۱¾ تولہ قیمت -/۲۰۰ روپیہ ہے۔ اسکے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنے زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہوں گی اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی فقط ۲۱ جنوری ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ امۃ الحمید گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۴۸۱۔ میں داؤد خاں بشارت اکبر ولد اکبر خاں صاحب اصغر قوم ککے زئی پیشہ طالب علمی عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳/۲۴ معلم آباد ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۵ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ دسمبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا حیات ہیں۔ میں تعلیم حاصل کرتا ہوں جس کے لئے مجھے والد صاحب کی طرف سے مبلغ تیس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی فقط ۱۷ دسمبر ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد داؤد خاں بشارت اکبر طالب علم سیکنڈ ائر ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کراچی۔ گواہ شد چوہدری محمد حسین محصل حلقہ ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۴۸۲۔ میں امۃ الرشید نیرہ زوجہ عبد الحفیظ صاحب قوم راجپوت منہاس پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۱۷-و شیرشاہ کالونی کراچی ۲۸ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے ۱۔ میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔

۲۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔
۱۔ نیکلس طلائی ایک عدد وزن ۲ تولہ
۲۔ چوڑیاں طلائی چار عدد وزن ۳ تولہ
۳۔ انگوٹھیاں طلائی چار عدد وزن ۱ تولہ
۴۔ بالی طلائی ایک عدد وزن ½ تولہ

جملہ وزن ۶½ تولہ قیمت مبلغ -/۶۶۰ روپے ہے اسکے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی فقط ۲۰/۱۰/۶۱ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ امۃ الرشید نیرہ۔ گواہ شد عبد الحفیظ پریذیڈنٹ حلقہ مارکیٹ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۴۸۳۔ میں ملک مجید احمد مبشر ولد ملک محمد الدین صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴۷/۳ جہانگیر روڈ ایسٹ کراچی ۵ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ فروری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا حیات ہیں۔ میں سرکاری ملازم ہوں اور مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس مبلغ -/۲۵۰ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اسکے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی فقط ۲۰ فروری ۱۹۶۲ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد مجید احمد مبشر بقلم خود ۲۰/۲/۶۲۔ گواہ شد محمد الدین والد موصی وصیت نمبر ۲۸۵۹۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۴۸۴۔ میں عبد الباری ولد حکیم چراغ الدین مرحوم قوم سندھو جٹ پیشہ ملازمت، طالب علمی عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴/۴۸۹ لیاقت آباد کراچی ۱۹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ مارچ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں تعلیم حاصل کرتا ہوں اس کے علاوہ میں ملازمت بھی کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ -/۱۳۰ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط ۲۳ مارچ ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد عبد الباری گواہ شد۔ غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۴۸۵۔ میں چوہدری عبد الغنی ولد بابو محمد بخش صاحب قوم تلہ جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پاکستان نیوی فلیٹ کلب کیماڑی کراچی ۱۷ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے میرا ایک پلاٹ خالی ایک کنال محلہ دار النصر ربوہ میں ہے جس کی قیمت اس وقت مبلغ نوسو روپے ہے اسکے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنے مندرجہ بالا پلاٹ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میرا گذارہ ملازمت پر ہے جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس مبلغ -/۳۵۴ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط ۸ اپریل ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد عبد الغنی گواہ شد۔ غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی علالت

احباب جماعت خاص توجہ سے صحتیابی کے لئے دعائیں کریں

ربوہ ۲۹ مئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو ۲۷ مئی کی شب ½۸ بجے جبکہ آپ مسجد مبارک میں یوم خلافت کے جلسہ میں تشریف فرما تھے۔ اچانک درد قولنج (Abdominal colic) کی تکلیف ہوگئی آپ فوراً گھر تشریف لے گئے۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے معائنہ کے بعد دوائیں تجویز کیں۔

رات کو ایک بجے تک شدید درد کی تکلیف رہی۔ سوا ایک بجے کے قریب قدرے فرق محسوس ہوا۔ اسکے بعد سے کل شام تک اگرچہ نسبتاً افاقہ رہا لیکن درد کی شکایت رفع نہیں ہوئی۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ اپنڈے سائیٹس کی شکایت بھی ہے اور پیٹ میں بندھن کی تکلیف بھی ہوگئی ہے۔ گذشتہ رات پیٹ میں تناؤ کی وجہ سے تکلیف رہی۔ رات لاہور کے سرجن سے بھی مشورہ کیا گیا۔ اگر آج افاقہ نہ ہوا تو بغرض علاج آپ کو لاہور لے جانے کا ارادہ ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

یوم تحریک جدید ۳ جون ۱۹۶۲ء بروز اتوار منایا جائے

"میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ خیال ڈالا کہ تحریک جدید کے متعلق جو امور میں نے بیان کئے ہیں وہ جماعت کے سامنے اس وقت تک کہ مشیت الٰہی ہمیں کامیاب کر دے ہر چھٹے ماہ دہرائے جانے چاہئیں۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں ۳ جون ۱۹۶۲ء بروز اتوار جملہ جماعتیں یوم تحریک جدید منائیں۔ اور اپنی مساعی و نتائج سے مرکز کو مطلع کریں۔

امراء و صدر صاحبان سے یہ درخواست بذریعہ خطوط بھی کی جا رہی ہے۔ اس تقریب کو ہر جہت سے کامیاب بنانے کی پوری پوری سعی فرمائی جائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

• مچھر اور ملیریا کے خلاف مہم

"نیوما سکیٹو آئل"

کو فروغ دے کر کامیاب بنائیں۔

• کمزور بچوں کو صحت۔ تندرستی اور طاقت کیلئے

"بے بی ٹانک" دیا کریں

• کمی خون کو دور کرنے کے لئے

"سپیشل ٹانک"

بے نظیر مقویات میں سے ہے۔

قیمت سوا روپیہ تین روپے اور پانچ روپے علی الترتیب خرچ ڈاک ایک روپیہ سولہ پیسے۔ ملک بھر میں ایجنٹوں اور ایجنسی ہولڈرز کی ضرورت ہے معقول کمیشن اور دیگر رعایا...

• ڈاکٹر راجہ ...

• کیوریٹو ...

سردرد کے ۷۰ فیصدی مریض اس سے بہت جلد بغیر کسی مضر رساں اثر کے صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ ایک بالکل بے ضرر دوا ہے۔ قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

سردم

تیار کردہ۔ شفا ہومیو لیبارٹریز ربوہ

نور کاجل

آنکھوں کی صحت و خوبصورتی کیلئے دنیا بھر میں بےنظیر۔ بچوں، عورتوں مردوں سب کے لئے مفید ترین سرمہ۔

سوا روپیہ

نور آملہ

سر اور بالوں کے لئے مقوی سفوف جس سے سر دھونے سے بال گرنے بند ہو جاتے ہیں۔ بال لمبے اور نرم ہوتے ہیں۔ سکری بالکل دور ہو جاتی ہے۔

ڈیڑھ روپیہ

نور اُبٹنہ

حسن کا نکھار اور دلہن کا سنگھار چہرے کے کیل، چھائیوں، بدنما داغوں، مہاسوں اور مہین بال دور کرنے کے لئے مفید ہے۔

ڈیڑھ روپیہ

تیار کردہ **خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ**

اکسیر پائیوریا

مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائیوریا) دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں کی میل اور منہ کی بدبو دور کرنے کے لئے بے حد مفید ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ پچیس پیسے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ

اعلانِ نکاح

میرے لڑکے عزیزم عبد الحمید آصف کا نکاح عزیزی انیسہ بیگم بنت محترم شیخ فضل احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لائلپور کے ساتھ بعوض مبلغ دس ہزار روپے حق مہر مکرم مولوی سید احمد علی شاہ صاحب نے مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۶۲ء کو مسجد احمدیہ لائلپور میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے برکات کا باعث بنائے۔ آمین۔

(جمعدار شیخ قادر علی چنیوٹ)

درخواست دعا

مکرم برادرم بشیر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ اور ان کا بچہ عزیز نصیر احمد کچھ عرصہ سے بیمار رہیں احباب جماعت ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(ایم شریف احمد اختر دفتر الفضل ربوہ)

اہلِ اسلام

کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

چٹ نمبر ۵۲۵۴

ہمدرد دلنسوال (حبوب اٹھرا) مرضِ اٹھرا کی بے نظیر دوا۔ مکمل کورس انیس روپے۔ دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ